فینٹسی کے بنیادی عناصر

ڈاکٹر عبدالشکور[1]

Abstract:

Fantasy is that element of a legend or story which is baseless, contrary to reality strange, weird and occult. It is infested with incredible events. Animal fantasy, epic fantasy, heroic fantasy, historical fantasy, romantic fantasy, scientific fantasy, fable fantasy, mythical fantasy, fantasy of other world, planetary fantasy, magical fantasy, adulthood fantasy, narcissist fantasy, idealist fantasy are its primary elements. This article deals with the literary significance of these elements of fantasy.

Keywords: **Fantasy, Epic, Heroes, Fable, Myth, Magic, Romantic, Strange, Imagination.**

کلیدی الفاظ: فینٹسی، فکشن، ہیرو، رومانویت، اساطیر، جادو، تعجب، تحیر، مافوق الفطرت

فینٹسی یونانی لفظ فنٹیسیا سے ماخوذ ہے۔ اس کا مطلب دکھانا یا ظاہر کرنا ہے۔ یہاں ایسی تمثالیں تراشی جاتی ہیں جو خیالی یا تصوراتی ہوں۔

فینٹسی کسی قصہ یا کہانی کا ایسا عنصر ہے جو بے بنیاد، حقیقت کے برعکس، وہم پر مشتمل، دوسری دنیاؤں کے متعلق، عجیب و غریب، طلسماتی، مضحکہ خیز اور بے مہار تخیل کی پیداوار ہے۔ اس میں ناقابل یقین واقعات کی بہتات ہوتی ہے۔ فرشتے، دیوی، دیوتا، جن، بھوت، چڑیل، پریاں، جانور، پرندے، مشینیں، روبوٹ، صاحبِ کرامت ہستیاں، جادوگر اور فوق العام ہیرو شامل ہوتے ہیں۔

”قومی انگریزی اردو لغت“ میں Fantasy/Phantasy کے لیے مندرجہ ذیل وضاحت موجود ہے:

> ”سرابِ خیال؛ فنطاسیہ، بے لگام تخیل کی تخلیق، بار بار نگاہوں کے سامنے آنے والا خیال یا اختراع؛ کوئی عجیب سی گرہِ خیال، من موج، ذہنی تصور خصوصاً جب وہ مضحکہ خیز یا

1 لیکچرر، شعبہ اردو، ایف سی پوسٹ گریجویٹ کالج، H/8، اسلام آباد

عجیب و غریب ہو، واہمہ، بے بنیاد سا مفروضہ یا فریب نظری، قوتِ واہمہ، وہم شبیہہ؛(موسیقی) من مرضی کا راگ؛(نفسیات) اپنے گرہ بستہ مسائل کی داخلی طور پر یوں کشاد کاری کہ ان کو حقیقی علائم و تصورات میں خیال کر لیا جاتا ہے: اس قسم کے تصورات بذاتِ خود۔''[۱]

انسائیکلوپیڈیا امریکانا(*The Encyclopedia Americana*)میں فینٹسی کی بابت درج ذیل وضاحت پیش کی گئی ہے۔

"Fantasy is a form of imaginative thinking that is controlled more by the thinker's wishes, motives and feelings than by conditions in the objective world. In fantasy the individual is most often not seeking to communicate his thoughts to others but is chiefly sending messages to himself. Fantasy is a form of dreaming. Most authorities regard daydreaming as the major form of fantasy but dreaming during sleep is also classified as fantasy."[۲]

فینٹسی تخیلاتی سوچ کی وہ جہت ہے جس پر سوچنے والے کی خواہشات، ذاتی تاثرات و محرکات کی چھاپ معروضی حقیقت سے زیادہ ہوتی ہے۔ فینٹسی کا منشا ابلاغ سے زیادہ خود کلامی ہوتا ہے۔ یہ ایک طرح سے خواب دیکھنے جیسا عمل ہے۔ بہت سے مستند علما کے نزدیک جاگتے سوتے میں خواب دیکھنا فینٹسی کی ہی صورتیں ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا آف فینٹسی میں شامل فینٹسی کی تعریف درج ذیل ہے۔

"A fantasy text is a self-coherent narrative. When set in this world, it tells a story which is impossible in the world, as we perceive it; when set in an otherworld, that otherworld will be impossible, though stories set there may be possible in its terms."[۳]

فینٹسی کا متن خود بخود مربوط ہوتا ہے۔ اگر فینٹسی کا موضوع ہماری دنیا ہو تو اس میں رہتے ہوئے ایسی زندگی کو موضوع بنایا جاتا ہے جو یہاں ناممکن ہو۔ اگر اس کا تعلق کسی ماورائی دنیا سے ہو تو وہ دنیا بذات خود دور از کار ہوگی۔ فینٹسی انسائیکلوپیڈیا میں موجود فینٹسی کی وضاحت درج ذیل انداز سے کی گئی ہے۔

فینٹسی اپنی بو قلمونیوں اور رنگا رنگی کے ساتھ ادب کی بہت سی اصناف میں متنوع صورتوں میں بکھری پڑی ہے۔ان اشکال سے فینٹسی کے درج ذیل عناصر سامنے آتے ہیں:

1۔حیوانی فینٹسی(Fable Fantasy)

ایسی کہانیاں جن میں انسانوں کے علاوہ جانور، حیوان، پرندے، شجر، حجر یا دیگر بے جان اشیاء بادل، آگ، زمین، آسمان، سورج، چاند، ہوا اور پانی وغیرہ انسانی خصائص سے متصف ہو کر ان کی طرح بولتے اور گفتگو کرتے نظر آئیں حیوانی فینٹسی کہلاتی ہے۔دنیا کی سب سے پہلی تحریری کہانی بھی حیوانی فینٹسی میں شامل ہے۔ اس کہانی کا عنوان ''غرقاب سفینہ'' ہے۔(۴) یہ کہانی پیپرس پر لکھی ہوئی ملی ہے یہ چار ہزار برس پہلے کی ہے۔ اس کہانی میں ناگ انسانوں کی طرح گفتگو کرتا ہے۔

اگرچہ اس طرح کی فینٹسی میں حیوان، جانور، درخت انسانوں کی طرح گویا ہوتے ہیں اور یہ ایک تصوراتی اور مافوق الفطرت عمل ہے لیکن اس کے باطن میں ایک نقطہ نظر پوشیدہ ہوتا ہے۔اخلاق و معاشرت، فہم و فراست، سیاسی شعور اور بہت کچھ ان جانوروں اور پرندوں کی زبانی ادباء نے انسانوں کو سکھانے کی غرض سے اس طریقہ کا انتخاب کیاہے۔''حکایاتِ لقمان''، ''انوار سہیلی''، ''طوطی نامہ''، ''آرائشِ محفل'' اور ''فسانہ عجائب'' حیوانی فینٹسی کی عمدہ مثالیں ہیں۔ جانوروں، پرندوں اور حیوانوں کو کردار دے کر کہانیاں لکھنے کا رواج تقریباً ہر خطے اور تہذیب میں دکھائی دیتا ہے۔انسانی فکر کے اس مخصوص انداز میں اس طرز اظہار نے جنم لیا۔ان کہانیوں میں تہذیبی اقدار اور رسم و رواج کے جو پہلو پیش کیے جاتے ہیں اور ملکی و تمدنی سیاست کے جو اصول مرتب کرنے کی سعی کی جاتی ہے اس کا گہرا تعلق اس مخصوص عہد کی تہذیب اور مخصوص ملک کی معاشرتی زندگی سے ہوتا ہے۔(۵)

2۔ رزمیہ یا حماسہ فینٹسی(Epic Fantasy)

وہ نظمیں یا داستانیں رزمیہ یا حماسہ فینٹسی عناصر کی حامل کہلاتی ہیں جو مسلسل ہوں یا مثالی انسان کے عسکری کارناموں کو بیان کریں۔ان داستانوں میں مافوق الفطرت عناصر بھی شامل ہوتے ہیں۔دنیا کی اہم رزمیہ داستانوں میں ''ایلیڈ''(The *Iliad*) ، ''اوڈیسی'' (*Odyssey*)، ''مہابھارت''، ''رامائن'' اور ''شاہنامہ

فردوسی'' شامل ہیں۔ اس میں شامل افراد اپنی بہادری کے ساتھ ساتھ غیبی تائید کے لیے مافوق الفطرت کے محتاج نظر آتے ہیں۔[۶]

ہومر کی ''ایلیڈ'' (*The Iliad*) اور ''اوڈیسی'' (*Odyssey*) ورجل کی ''اینیئیڈ'' (*Aeneid*)، ملٹن کی ''پیراڈائز لاسٹ'' (*Paradise Lost*)، دانتے کی ''ڈوائن کومیڈی'' (*Divine Comedy*)، فردوسی کا ''شاہنامہ''، ''مہابھارت'' اور ''رامائن'' کا شمار رزمیہ یا حماسہ فینٹسی میں ہوتا ہے۔

عابد علی عابد ایپک کے لیے رزمیہ نہیں بلکہ حماسہ کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ حماسہ دراصل کسی قوم یا کسی نسل کے اجتماعی ذہن کی تخلیق ہوتا ہے۔ حماسہ برابر کہانیوں اور داستانوں کی صورت میں نشو و نما پاتا رہتا ہے یہاں تک کہ کوئی عظیم المرتبت ادیب تمام پرانی داستانوں کو ایک لڑی میں پرو کر شعوری طور پر داستان کے تمام عناصر میں ربط پیدا کرتا ہے۔ حماسہ اصلی صنمیات سے بہت مواد مستعار لیتا ہے۔ مافوق الفطرت عناصر سے رزمیہ نگار خوب کام لیتا ہے۔[۷]

3۔ ہیروانہ فینٹسی (Heroic Fantasy)

اس فینٹسی میں ایسے کردار ہوتے ہیں جو فوق البشر طاقتوں، قوت و شجاعت اور حسن یوسف کے حامل ہوتے ہیں اور شر کے ساتھ آویزش یا جہاد کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مصنف اپنی تصنیف میں ہیرو کے ارتقاء پر سب سے زیادہ اعتنا کرتا ہے بیشتر یہ ہیرو شہزادے، شہزادیاں، دینی بزرگ، قومی و ملی شخصیات اور مقدس ہستیاں ہوتی ہیں۔ یہ کردار داستانوں کی زینت ہیں۔

ہیرو حسن میں یوسف ثانی، عشق میں رشکِ مجنوں، شجاعت میں غیرتِ رستم اور عقل میں ارسطوئے زماں ہوتا ہے۔ عشق کے معاملے میں تو ضرور اس کی سٹی گم ہو جاتی ہے۔ دل بستگی میں بھی وہ منفرد ہوتا ہے۔ الغرض وہ زندگی کے ہر میدان میں منفردِ روزگار ثابت ہوتا ہے۔[۸]

4۔ تاریخی فینٹسی(Historic Fantasy)

تاریخی فینٹسی میں تاریخی واقعات کو تخیل کی مدد سے بیان کیا جاتا ہے۔اس فینٹسی میں مصنف مستقبل دکھانے پر بھی قادر ہوتا ہے۔عہدِ ماضی دوبارہ جنم لیتا ہوا نظر آتا ہے۔اس عنصر کی حامل فینٹسی لکھنے کے لیے لازم ہے کہ مصنف جس عہد سے متعلق کوئی فن پارہ تخلیق کرنا چاہتا ہے اسے اس عہد کی مذہبی، سیاسی، سماجی، معاشرتی، تہذیبی اور اقتصادی صورت حال کا نہ صرف ادراک ہو بلکہ وہ اس دور سے جذباتی وابستگی بھی رکھتا ہو۔تاریخی فینٹسی میں نام اور سنین فرضی بھی ہو سکتے ہیں۔اس طرز پر تخلیق کی گئی تصنیفات کو تاریخ سمجھ کر نہیں پڑھنا چاہیے۔

5۔پریوں کی کہانیوں پر مشتمل فینٹسی(Fairy Tale Fantasy)

فینٹسی کی یہ نوع زیادہ تر لوک کہانیوں یا طفلی ادب میں پائی جاتی ہے اور ان کا بیشتر حصہ لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہوتا ہے۔تحریری صورت میں اس قسم کی فینٹسی بچوں کے ادب میں دیکھی جاسکتی ہے۔لوک ادب تحریری صورت میں بہت کم ہوتا ہے۔یہ کہانیاں طلسماتی رنگ کی حامل ہوتی ہیں اور فوق العام عناصر سے بھی مزین ہوتی ہیں۔ شفیع عقیل لوک کہانیوں کی بابت بیان کرتے ہیں کہ ہم لوک کہانیوں کو محض غیر عقلی اور ناقابل یقین کہہ کر نظرانداز نہیں کر سکتے۔لوک کہانیاں کہیں تو زندگی کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں، تو کہیں فینٹسی کا روپ اختیار کر لیتی ہیں۔[۹] A.F.Scolt پریوں کی کہانیوں کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

> "Stories of mythical beings, such a fairies, gnomes, pixies, elves, or goblins. such tales are found in the folk of many countries and were handed down by word of mouth."[۱۰]

6۔ رومانوی فینٹسی(Romantic Fantasy)

رومانوی فینٹسی رومان اور فینٹسی کا امتزاج ہے۔آزاد خیال، عشق اور محبت، خود پسندی، بغاوت، مہم جوئی اور مافوق الفطرت عناصر اس فینٹسی کے عناصر ہیں۔رومانوی فینٹسی ان محوروں سے ہٹ کر تشکیل نہیں پاسکتی۔اس کا زیادہ تر سرمایہ اردو داستانوں کی زینت ہے۔داستان ہمیشہ رومانوی اور تخیلاتی ہوتی ہے۔رومانوی

داستانوں کے بارے میں ڈاکٹر گیان چند جین کی رائے بہت اہم ہے جس سے رومانوی فینٹسی کے عناصر باآسانی ڈھونڈے جا سکتے ہیں۔

> ''رومانوی داستانوں میں ایک خیالی دنیا، خیالی واقعات کا بیان ہوتا ہے اس پر تخیلیت کا رنگین قرمزی بادل چھایا رہتا ہے۔اس میں کوئی فوق الفطری مخلوق نہ بھی ہو تب بھی اس میں جو واقعات بیان کیے جاتے ہیں وہ حقیقی سے زیادہ تخیلی ہوتے ہیں۔ فوق الفطرت کی تحیر خیزی، حسن و عشق کی رنگینی، مہمات کی پیچیدگی، لطفِ بیان انہی عناصر سے داستان عبارت ہے۔''(۱۱)

7۔ سائنسی فینٹسی (Science Fantasy)

یہ فینٹسی بیشتر مستقبل میں وقوع پذیر ہوتی ہے۔اس میں اکثر سائنس اور ٹیکنالوجی کا مستقبل بتایا جاتا ہے۔اس فینٹسی کا ماحول ہمارے ماحول سے یکسر مختلف ہوتا ہے کیوں کہ اس میں قاری کو مختلف دنیاؤں کی سیر کرائی جاتی ہے۔ سائنس فکشن بھی دراصل کافی حد تک سائنسی فینٹسی ہی ہے۔اس کی بیشتر کہانیاں خلاؤں کے متعلق ہوتی ہیں یا سیاروں پر انسانوں کی آبادیاں اور وہاں ان کے طرز زندگی کو پیش کیا جاتا ہے۔ سائنسی فینٹسی میں فلمیں یا موویز بھی شامل ہیں۔ڈاکٹر سلیم اختر تو سائنس فکشن کو فینٹسی کا جہان مانتے ہیں۔حالاں کہ سائنس فکشن اور فینٹسی میں کچھ فرق بھی ہے۔مزید وہ قدیم داستانوں کے طلسم، مافوق الفطرت کرداروں، ساحروں اور نظر بند کرنے والے بازی گروں کو جدید ادب کی سائنس فکشن کی صورت میں نیا جنم قرار دیتے ہیں۔ان کا خیال ہے کہ طلسم کی جگہ کمپیوٹر اور جن بھوتوں کی جگہ روبوٹ نے لے لی ہے۔ سائنس فکشن میں سب کچھ روا ہے، خلائی مخلوق زمین پر حملہ آور ہو سکتی ہے اور مریخ کے باشندے ہم پر غلبہ پا سکتے ہیں، خلائی جہاز سے کائنات کے آخری سیارہ کی سیر کی جا سکتی ہے، مختلف سیاروں کے باشندے ایک دوسرے کو تہس نہس کر سکتے ہیں۔ یہاں اڑن طشتریاں ہیں، راکٹ ہیں، ٹائم مشین ہے۔ خلانوردی اور خلائی جنگیں ہیں۔ یہاں سب روا ہے۔(۱۲)

سائنسی فینٹسی ایک مخلوط صنف ہے جس میں سائنس فکشن اور فینٹسی دونوں کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ سائنس فکشن میں ایسی بعید از قیاس چیزوں کا ذکر ملتا ہے جو اس دنیا میں فی الحال بھلے ہی موجود نہ ہوں لیکن یہ امکان ضرور ہوتا ہے کہ یہ چیزیں مستقبل میں کبھی نہ کبھی ضرور وجود میں آ جائیں گی جب کہ دوسری طرف

سائنسی فینٹسی میں ایسی غیر حقیقی باتیں سائنس کے پردے میں پیش کی جاتی ہیں جن کا حقیقت بننا محال ہوتا ہے۔ سائنس فکشن میں فوق الفطری باتوں یا چیزوں کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی ہے جب کہ سائنسی فینٹسی میں سائنس کے ساتھ ساتھ بعض فوق الفطری یا خارق العادت باتوں کی بھی آمیزش ہوا کرتی ہے۔

آسان لفظوں میں ہم سائنسی فینٹسی اس سائنس فکشن کو کہیں گے جو حقیقت سے اتنی دور ہو گئی ہو کہ اس پر فینٹسی کا گمان ہونے لگے یا ایسی فینٹسی جس میں سائنس کی آمیزش کر دی گئی ہو۔(۱۳)

مووِیز یا فلمیں اور ڈراموں میں بھی سائنسی فینٹسی شامل ہوتی ہے۔ اس طرح کی فلموں میں ایسی سائنس کہانیاں پیش کی جاتی ہیں جو محیر العقول یا فرضی واقعات پر مشتمل ہوتی ہیں۔

8۔حکایاتی فینٹسی

ایسی مختصر کہانی حکایت کہلاتی ہے جو بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے کوئی اصول پیش کرے۔ جب حکایاتی کہانی میں مافوق الفطرت عناصر در آئیں تو وہ کہانی حکایاتی فینٹسی کہلاتی ہے۔ اس کے کردار اور واقعات فرضی ہوتے ہیں حکایاتی فینٹسی کے کرداروں میں انسان، حیوان، شجر، حجر اور فرشتے بھی ہو سکتے ہیں۔ حکایاتی فینٹسی کی مثال ملاحظہ ہو:

> ''ایک شخص کے گھر میں کچھ اسباب دیوان خانے سے چوری ہو گیا۔ وہ قاضی کے پاس فریاد لے کر گیا۔ قاضی برابر کی کئی چھڑیاں لایا اور صاحبِ خانہ اور اس کے ملازمین کو ایک ایک دے کر کہا کہ اس چھڑی کی خاصیت یہ ہے کہ چور کے پاس ایک انگل بڑھ جاتی ہے کل صبح تم لوگ اسے واپس لاؤ چور نے اپنی عقل لڑائی کہ ایک انگل ڈالے تاکہ راز فاش نہ ہو۔ اس نے ایسا ہی کیا اور قاضی نے اسے گرفتار کر لیا۔''(۱۴)

9۔اساطیری فینٹسی(Mythic Fantasy)

قدیم افسانوی قصوں اور دیوی دیوتاؤں کے متعلق کہانیاں اساطیر کہلاتی ہیں۔ متھ اس فرضی یا خیالی قصہ کو کہا جاتا ہے جس میں مافوق الفطرت کرداروں یا واقعات کا بیان ہوتا ہے اور اس میں مصنف قدرتی یا تاریخی مظاہر سے متعلق کوئی عام خیال پیش کرتا ہے۔ اساطیر کا ایک مقصد کسی رسم، عقیدے، ادارے یا مظاہرِ قدرت کی تشہیر کرنا بھی ہوتا ہے۔ میلی نووسکی کہتا ہے کہ اساطیر کسی سماجی رسم یا عقیدے کا ازمنِ قدیم کی کسی بہتر زیادہ

اعلی اور زیادہ مافوق الفطرت حقیقت میں سراغ لگا کر اسے مستحکم بناتی اور اس کی قدر و قیمت میں اضافہ کرتی ہیں۔(۱۵) اساطیر یا اسطور ایسی کہانیاں ہیں جن میں فوق الفطرت کردار اور واقعات شامل ہوتے ہیں اسی بنیاد پر اس طرح کے قصوں کو اساطیری فینٹسی کہا جاتا ہے۔

10۔ عجیب و غریب فینٹسی

ویسے تو فینٹسی تعجب و تحیر کا ایک جہان ہے اور اس میں بہت کچھ ممکن ہے لیکن عجیب و غریب فینٹسی میں شامل کردار، واقعات اور منظر نامے کچھ زیادہ ہی عجیب و غریب ہوتے ہیں۔ آراستہ اور شاعرانہ زبان اس کا خاصہ ہے۔

11۔ دوسری دنیا کی فینٹسی

اس عنصر کی حامل فینٹسی میں کردار جادوئی طاقتوں یا جادو کے ذریعے کسی الگ اقلیم میں چلے جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ کردار عام انسان ہی ہوتے ہیں۔ عام طور پر اس قسم کی فینٹسی میں قرون وسطیٰ کا اقلیم پیش کیا جاتا ہے۔ کردار اپنی جادوئی طاقتوں اور علم کو شر کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔

12۔ سیاروی فینٹسی

سیاروی فینٹسی کا ماحول دوسرے سیاروں کے اندر ترتیب دیا جاتا ہے۔ اس میں سائنس اور ٹیکنالوجی کا بھی اہم کردار ہوتا ہے۔ اردو ادب میں رحیم گل کا ناول ''وادیٔ گماں میں'' اور اشفاق احمد کے افسانے ''کہکشاں ٹیکسی سٹینڈ'' اور ''قلارے'' سیاروی فینٹسی کی ذیل میں آتے ہیں۔ فینٹسی کی اس نوع کا سائنس فکشن یا سائنس فینٹسی سے بھی گہرا ارتباط ہے۔

13۔جادوئی فینٹسی(Magic Fantasy)

جادوئی فینٹسی کا تعلق جادو اور ٹونوں ٹوٹکوں سے ہے۔ اس طرح کی فینٹسی میں جادو گر اور ساحر اہمیت اختیار کر لیتے ہیں۔ یہاں ساحر اپنی جادوئی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنا یا مخالف کا قالب بھی تبدیل کر دیتے ہیں۔ یہاں زیادہ تر انسان جانور کی جون میں چلے جاتے ہیں۔ جادوئی فینٹسی میں اکثر یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ کردار ایک اقلیم سے دوسرے اقلیم میں چلا جاتا ہے۔ جادو گروں کے اس عمل سے فن پارے کا منظر نامہ

قرون وسطیٰ اور مستقبل کی ان دیکھی دنیا میں بھی منتقل ہو سکتا ہے۔ فینٹسی کی اس نوع کے پیچھے شر کی بیخ کنی اور حق کی بالادستی کا خیال بھی پنہاں ہو سکتا ہے۔

14۔بلوغت فینٹسی(Coming Age Fantasy)

فینٹسی کی اس کونپل کا تعلق زیادہ تر نوجوانوں سے ہے۔ بالخصوص انسان جب ٹین ایجز(تیرہ سے انیس سال) میں پہنچتا ہے تو اس فینٹسی کے عالم میں رہتا ہے۔آدمی عمر کے ایک عالم سے دوسرے اقلیم میں قدم رکھتا ہے تو اس کے دل و دماغ پر چند مخصوص خیالات چھا جاتے ہیں جو بلوغت فینٹسی کی ذیل میں آتے ہیں۔ ان تصورات میں جنس اور مہم جوئی قابل ذکر ہیں۔اس عمر میں چوں کہ خیالات کا ذہنوں پر قبضہ رہتا ہے اس لیے نوجوان شر کی سرکوبی اور خیر کی سربلندی کے لیے بھی زیادہ سوچتے ہیں۔

15۔نرگسیت فینٹسی(Narcissism Fantasy)

نرگسیت اپنے حسن پر گھمنڈ، خود پسندی اور اپنے تئیں فریفتہ ہونے کا نام ہے۔ان رویوں پر غور کیا جائے تا وان کے ڈانڈے بھی فینٹسی کی دنیا سے جا ملتے ہیں۔نرگسیت پسندی کا شکار افراد عام معاشروں میں بھی حیرت و تعجب کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

اس اصطلاح کی جڑیں یونان کی سرزمین سے پھوٹتی ہیں۔یونانی دیومالا کی کہانی کی رو سے نرگس ایک خوب رو شہزادے کا نام ہے جس نے اپنے حسن پر تکبر کرتے ہوئے پھولوں کی دیوی کی الفت کو ٹھکرا دیا۔اس سے دیوی کے تن بدن میں انتقام کی آگ لگ جاتی ہے۔اس غیض و غضب کا شکار ہوتے ہی نرگس پانی میں اپنا عکس دیکھ کر اپنا ہی دیوانہ ہو جاتا ہے۔نرگسیت کا تعلق صرف حسن بشری سے ہی نہیں بلکہ اسے ادبی اور علمی سطح پر بھی محسوس کیا جا سکتا ہے۔اردو ادب میں مرزا اسد اللہ خان غالب نرگسیت پسندی کی بڑی مثال ہے۔

16۔مثالیت پسندانہ فینٹسی

مثالیت پسندی ایک ایسی صورت حال ہے جو بالعموم حقیقت کے قریب نہیں ہوتی اس لیے اسے فینٹسی سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔اس میں کسی فرد، ادیب یا جماعت کی ایسی خواہشات کا دخل ہوتا ہے جو تخیل پر انحصار کرتی ہیں۔ یہ معروضی اور مادیت سے متصادم ہوتی ہے۔اس کے عقب میں لمحہ موجود پر عدم اطمینان کی سوچ

بھی کار فرما ہو سکتی ہے۔ عینیت، تصوریت اور مثالیت ہم معنی لفظ ہیں انگریزی میں ان کے لیے آئیڈیلزم کی اصطلاح رائج ہے۔اس اصطلاح کی پرچھائیاں ادب، فلسفہ، مذہب اور سیاست میں بھی محسوس کی جا سکتی ہیں۔

مثالیت پسندی کا نقطہ آغاز افلاطون کا نظریہ اعیان ہے۔اس میں اس دنیا کو غیر حقیقی اور عالم امثال کی کم تر سطح کا چربہ قرار دیا گیا ہے۔اس نظریہ کا بھی حقیقت سے کوئی تعلق نہیں یہ بھی فینٹسی ہے۔

فینٹسی کی تعریف اور عناصر کے بعد اس کے آغاز کا سوال ذہن میں ابھرتا ہے۔ فینٹسی کی آفاقی اور ہمہ گیر مقبولیت کے باعث دنیا کی ہر تہذیب میں اس کا سرمایہ موجود ہے لیکن اس کا آغاز قدیم مصری ادب سے ہوتا ہے۔ ''غرقاب سفینہ'' دنیا کی سب سے پہلی تحریری کہانی ہے جو چار ہزار برس پہلے پیپرس (Papyrus) یا نباتاتی قرطاس پر لکھی ہوئی ملی ہے۔ابن حنیف ''غرقاب سفینہ'' کی قدامت کی بابت رقم کرتے ہیں کہ تحریری شواہد کو پیش نظر رکھا جائے تو نہ صرف مصر بلکہ دنیا بھر کی سب سے قدیم کہانی ''غرقاب سفینہ'' ہے۔اس کی تخلیق کا زمانہ ۲۱۰۰ق۔م یا پھر کم از کم ۲۰۰۰ق۔م بنتا ہے۔ یہ کہانی پیپرس پر لکھی گئی تھی۔(۱۶)

اس کرۂ ارض پر لکھی ہوئی پہلی کہانی میں فینٹسی موجود ہے۔ سمندری جہاز پر سوار ایک مصری سردار طوفان کی زد میں آ کر بہتا ہوا ایک ناگ کے روبرو پہنچ جاتا ہے تو تب سانپ اسے تسلی دے کر اور بیش بہا تحائف سے نواز کر رخصت کرتا ہے۔اس کہانی کی قدامت در اصل فینٹسی کی قدامت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فینٹسی کی شروعات ۲۰۰۰ق۔م میں ہوئی۔

فینٹسی اپنے ترکیبی عناصر جیسے فوق الفطرت عناصر، تخیل کی فراوانی، ناطق پرندے، گویا حیوانات، مہمات، طلسماتی فضا، اور ناقابل یقین واقعات کے باعث مقبولیت کی حامل ہے۔اس لیے عالمی ادب اس بات کا شاہد ہے کہ فینٹسی کے عناصر قدیم و جدید تمام اصنافِ ادب میں موجود ہیں۔ جہاں فینٹسی اور ادب کا رشتہ پرانا ہے وہیں یہ گہرا بھی ہے۔ بعض لوگ فینٹسی کے تخیلاتی اور غیر حقیقی ہونے کے باعث اسے مسترد کر دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس کی عقلی توجیہہ چاہتے ہیں۔ لیکن فینٹسی انسانی ذہن کی ایک ایسی خوبی ہے جس کی عقلی توجیہہ ناممکن ہے۔اس کی وساطت سے مصنف قاری کو ایسی صورت حال دکھاتا ہے جو فوری طور پر موجود نہیں

ہوتی یعنی اس کا کوئی خارجی وجود نہیں ہوتا۔ یہ محض ایک ذہنی تخیل ہوتا ہے۔ لیکن یہ فینٹسی یا قوتِ متخیلہ ہی ہے جو سائنسی ترقی کی اساس ہے۔

قوتِ متخیلہ ہی وہ قوت ہے جس نے سائنسدانوں کو اس قابل بنادیا ہے کہ وہ نئے نئے علوم اور ایجادات کو منظرِ عام پر لا رہے ہیں اور انہوں نے اس کے بل بوتے پر ایسی ٹیکنالوجی وضع کر لی ہے جن کے ذریعے ہم اپنے ماحول پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ سائنسدانوں کے تصور نے ہمیں بیرونی خلا میں سفر کرنے اور چاند پر چہل قدمی کرنے کے قابل بنادیا ہے۔ یہ وہ کارہائے نمایاں ہیں جو پہلے صرف تصور کی دنیا میں ممکن سمجھے جاتے تھے اور آج عملی صورت میں سامنے ہیں۔[۱۷]

کیرن آرم سٹرانگ کی طرح E.M.Forster بھی فینٹسی کی اہمیت وافادیت سے بخوبی آگاہ ہیں اور اس کے متعلق لکھتے ہیں:

"Fantasy asks us to pay something extra."[۱۸]

E.M.Forster کی یہ رائے فنٹیسی میں محیر العقول اور عجیب و غریب واقعات کی کثرت کی وجہ سے قائم ہوئی۔ شاید اسی وجہ سے روڈ میں ایڈورڈ سر لنگ نے کہا:

"Fantasy, the impossible made probable."[۱۹]

عالمی ادبیات کے علاوہ اردو ادب میں بھی فینٹسی کے عناصر کثرت سے موجود ہیں۔ خاص طور پر داستان میں فینٹسی عناصر کی بہتات ہے۔ داستان کے علاوہ کلاسیکل شاعری، ناول اور افسانے بھی فینٹسی سے خالی نہیں ہیں۔

حوالہ جات:

۱۔ جمیل جالبی، قومی انگریزی اردو لغت، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۲ء)، ص ۷۲۴۔

۲۔ *Americana The Encyclopedia*, جلد ۱۱ (گرولیر ان کارپوریٹڈ، ۱۹۸۴ء)، ص ۱۴۔

۳۔ جوہن کلوٹ، جوہن گرینڈ (John Clute, John Grand)، *Encyclopedia of Fantasy*، (یوکے: آربٹ بکس، ۱۹۹۱ء)، ص ۳۳۸۔

۴۔ ابن حنیف، مصر کا قدیم ادب، جلد چہارم (ملتان: بیکن بکس گلگشت، ۱۹۹۲ء)، ص ۱۹۸۔

۵۔ سلطانہ بخش، داستانیں اور مزاح (اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۲۰۱۲ء)، ص ۴۰۔

۶۔ قاضی عابد،اردو افسانہ اور اساطیر(لاہور: مجلس ترقی ادب،۲۰۰۹ء)،ص۳۶۔

۷۔ عابد علی عابد،اصولِ انتقاد ادبیات(لاہور:سنگ میل پبلی کیشنز،۲۰۰۶ء)،ص۳۳۔

۸۔ گیان چند جین،اردو کی نثری داستانیں(کراچی:انجمن ترقی اردو پاکستان،۲۰۱۴ء)،ص۸۶۔

۹۔ شفیع عقیل،پنجابی لوک داستانیں(اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن،۲۰۱۵ء)،ص۱۸۔

۱۰۔ اے۔ایف سکاٹ (A. F Scott) *Current Literary Terms,* (ہانگ کانگ:مگ ملن پریس، ۱۹۸۱ء)،ص۱۰۵۔

۱۱۔ گیان چند جین،اردو کی نثری داستانیں(کراچی:انجمن ترقی اردو پاکستان،۲۰۱۴ء)،ص۴۶۔

۱۲۔ سلیم اختر،تنقیدی اصطلاحات(توضیحی لغت)(لاہور:سنگ میل پبلی کیشنز،۲۰۱۱ء)،ص۱۶۳۔

۱۳۔ خورشید اقبال،اردو میں سائنس فکشن کی روایت(راج باٹی: دی یونی ورسٹی آف بردوان،۲۰۱۲ء)،ص۱۱۔

۱۴۔ گیان چند جین،اردو کی نثری داستانیں(کراچی:انجمن ترقی اردو پاکستان،۲۰۱۴ء)،ص۶۲۔

۱۵۔ سہیل بخاری،اردو داستان(تحقیقی وتنقیدی مطالعہ)(اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان،۱۹۸۷ء)،ص۳۰۔

۱۶۔ ابن حنیف،مصر کا قدیم ادب، جلد چہارم(ملتان:بیکن بکس گلگشت،۱۹۹۲ء)،ص۱۹۸۔

۱۷۔ کیرن آرم سٹرانگ،مترجم: محمد یحیٰ خان،داستان کی مختصر تاریخ(لاہور: نگارشات،۲۰۱۳ء)،ص۹۔

۱۸۔ ای۔ایم فوسٹر(E.M Forster)،*Aspects Of The Novel*(یوکے: پپلی کین،س۔ن)،ص۱۰۴۔

۱۹۔ خورشید اقبال،اردو میں سائنس فکشن کی روایت(راج باٹی: دی یونی ورسٹی آف بردوان،۲۰۱۲ء)،ص۱۱۔